سوال

ایک عیسائی خاتون اپنے خاوند پر شرط لگانا چاہتی ہے کہ اگر وہ مسلمان ہوجاتے ہیں تو دوسری شادی نہیں کریں گے

جواب

الحمد للہ

اول :

بیوی اپنے خاوند پر یہ شرط لگائے کہ اس کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کرنی تو یہ شرط امام احمد رحمہ اللہ کے مطابق جائز ہے، بعض صحابہ اور تابعین سے بھی اس کا جواز ملتا ہے، اسی طرح محقق علمائے کرام بھی اس کو جائز سمجھتے ہیں،

دوم :

اگر میاں بیوی دونوں اکٹھے اسلام قبول کریں اور دونوں کے اسلام قبول کرنے میں زیادہ فاصلہ نہ ہو یا بیوی پہلے اسلام قبول کرلے لیکن خاوند بیوی کی عدت مکمل ہونے سے پہلے اسلام قبول کرلے تو ان تمام صورتوں میں ان کا پہلا نکاح باقی رہے گا۔

ایسی حالت میں بیوی کیلیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند پر دوسری شادی کرنے کی پابندی لگائے؛ کیونکہ معاہدوں میں وہی شرائط معتبر ہوتی ہیں جو معاہدہ کرتے ہوئے سامنے رکھی جائیں، یا نکاح سے قبل جن شرائط کو فریقین تسلیم کرلیں۔

اگر بیوی خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے اور خاوند اپنی بیوی کی عدت مکمل ہونے سے پہلے اسلام قبول نہ کرے تو پھر ان دونوں میں جدائی ہوجائے گی۔

اب اگر عدت مکمل ہونے کے خاوند اسلام قبول کرلیتا ہے تو جمہور اہل علم کے مطابق دونوں کو ازدواجی زندگی گزارنے کیلیے نیا نکاح کرنا ہوگا۔

اور ایسی صورت میں یعنی جب نکاح نیا ہورہا ہو تو اب بیوی اپنی شرائط نئے نکاح نامے میں شامل کرواسکتی ہے۔

لہذا اس صورت میں دوسری شادی نہ کرنے کی شرط لگانا جائز ہوگا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک پہلے اسلام قبول کرے اور دوسرا عدت ختم ہوجانے کے بعد اسلام قبول کرے تو اکثر اہل علم کے ہاں ان کا نکاح ختم ہوگیا ہے" انتہی
"المغنی" (7/154)

پہلے ہم اس مسئلے کو بیان کرچکے ہیں کہ عدت مکمل ہوجانے کے بعد بھی بیوی کو اختیار ہوگا وہ چاہے تو اپنے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار کرے، لہذا اگر خاوند مسلمان ہوجاتا ہے تو اسے پہلے نکاح کے ساتھ ہی لوٹا دیا جائے گا اور اگر چاہے تو کسی اور سے شادی کرسکتی ہے۔

سوم :

ایسی شرائط جو عقدِ نکاح کے بعد لگائی جائیں تو وہ طرفین میں سے کسی پر بھی لازم نہیں ہوتیں۔

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"نکاح کیلیے معتبر شرائط ذکر کرنے کا وقت وہی ہے جب نکاح ہو رہا ہو، یہ موقف صاحب محرر اور دیگر نے ذکر کیا ہے۔۔۔ نیز شیخ تقی الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں : اسی طرح اگر نکاح ہونے سے قبل شرائط پر طرفین کا اتفاق ہو جائے [تو وہ بھی نکاح نامے میں ذکر ہوں گی ، حنبلی فقہی] مذہب میں یہی واضح موقف ہے۔۔۔
میں [مرداوی] کہتا ہوں کہ : یہی درست موقف ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شرط نکاح ہونے کے بعد لگائی جائے تو امام احمد نے صراحت سے کہا ہے کہ وہ شرط لاگو نہیں ہوگی" انتہی
"الإنصاف" (8/154)

اسی طرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"نکاح کے بعد شرط لگانے کی گنجائش نہیں ہے؛ کیونکہ [حنبلی] فقہی موقف کے مطابق اب کسی کو نئی شرائط لگانے کا اختیار نہیں ہے۔

البتہ خرید و فروخت کا معاہدہ مکمل ہونے کے بعد نئی شرط لگائی جا سکتی ہے، جیسے کہ اختیار مجلس کے دوران نئی شرط لگا دی جائے یا اختیار شرط میں جیسے کہ پہلے بھی گزر چکا ہے" انتہی
"الشرح الممتع علی زاد المستقنع" (163/12)

چہارم :

اس خاتون کیلیے ضروری ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے میں تاخیر نہ کرے، اور دوسری شادی کے مسئلے کو اپنے اور اپنے خاوند کے اسلام میں داخل ہونے کی راہ میں رکاوٹ مت بنائے؛ کیونکہ یہ تو شیطان کی جانب سے پیدا کردہ خوف ہے شیطان چاہتا ہے کہ آپ اسلام میں داخل نہ ہو!

اس لیے اس خاتون کو چاہیے کہ شیطان کو اپنے اہداف میں کامیاب مت ہونے دے، شیطان اسے اسلام سے دور رکھنا چاہتا ہے وہ شیطان کی بات مت مانے، اس کی پوری کوشش ہے کہ اس جوڑے کو اسلام میں داخل ہونے سے رکاوٹیں کھڑی کرے۔

بلکہ اس خاتون کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے خیر کی امید رکھے اور یہ یقین رکھے کہ اگر وہ مسلمان ہو گئی تو اللہ تعالی اسے بے سہارا نہیں چھوڑے گا، بلکہ جس قدر انسان اللہ تعالی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالی بندے کی جانب اس سے زیادہ توجہ فرماتا ہے، اللہ تعالی اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے، اس کا اکرام کرتا ہے اور اس کے معاملات بھی آسان کر دیتا ہے،
فرمانِ باری تعالی ہے :
(وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)
ترجمہ : اور جو تقوی الہی اختیار کرے تو اللہ اس کیلیے نکلنے کے راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہوں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے امید بھی نہیں ہوتی۔ [الطلاق : 2-3]

واللہ اعلم